Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ہفت روزہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۷۰/۳۵ | ۳ ربیع الاول ۱۴۰۱ھ ۔ ۱۰ صلح ۱۳۶۰ ہش ۔ ۱۰ جنوری ۱۹۸۱ء | نمبر ۷

اگلے دس سال میں سکول کی عمر کا کوئی بچہ میٹرک سے پہلے سکول نہ چھوڑے

یہ اتنی ضروری بات ہے کہ اگر آپ نے اسے اچھی طرح نہ سمجھا تو بہت نقصان اٹھائیں گے

دنیا کا ہر علم سیکھنا ضروری ہے کیونکہ ہر علم کی بنیاد صفات باری کے جلووں پر ہے

اسی سے قرآن سیکھا جا سکتا ہے اور اسی مقصد کے لئے میں نے تعلیمی منصوبہ جاری کیا ہے

جلسہ سالانہ ۱۹۸۰ء کے دوسرے روز سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ کا خطاب

(قسط دوم)

ربوہ ۲۷ فتح / دسمبر۔ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ نے اعلان فرمایا ہے کہ اگلے دس سال میں اور پھر ہمیشہ کے لئے سکول کی عمر کا کوئی بچہ ایسا نہیں ہونا چاہیئے۔ جو میٹرک سے پہلے سکول چھوڑ دے۔ حضور نے فرمایا کہ تعلیمی پالیسی کا یہ حصہ بہت ضروری ہے۔ اور اتنا ضروری ہے۔ کہ مجھے ڈر ہے کہ اگر احباب نے اس کی اہمیت کو نہ سمجھا تو جماعت کو بہت بڑا نقصان ہوگا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جماعت احمدیہ کے ۸۸ ویں جلسہ سالانہ کے دوسرے روز ۲۷ دسمبر ۱۹۸۰ء نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھانے کے بعد احباب جماعت سے خطاب فرما رہے تھے۔

حضور ایدہ اللہ نے صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کا ذکر فرماتے ہوئے تعلیمی منصوبے کے اس پہلو کا بھی ذکر فرمایا۔ حضور نے احمدی بچوں اور بچیوں کی لازمی تعلیم کے اس منصوبے پر بہت زور دیا اور اس بات کو دہرایا اور فرمایا کہ لڑکیوں کے لئے میں نے فی الحال مڈل تک تعلیم کو لازمی قرار دیا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ بہت سی ایسی جگہیں ہیں جہاں لڑکیوں کے لئے ہائی سکول نہیں وہ مڈل تک تعلیم حاصل کریں۔ حضور نے فرمایا کہ میں ان کے اخلاق خراب کرنا نہیں چاہتا۔ اس لئے ان کو یہ نہیں کہوں گا کہ وہ کو ایجوکیشن (مخلوط تعلیم) کے اداروں میں داخلہ لیں وہ صرف مڈل تک پڑھیں۔ حضور نے فرمایا کہ ہم کوشش کریں گے۔ کہ جہاں ہائی سکول نہیں وہاں لڑکیوں کے لئے کوچنگ سنٹر بنا دیئے جائیں اور اساتذہ رکھ کر انہیں پڑھایا جائے۔ حضور نے فرمایا کہ جہاں ضرورت ہو اور کافی بچیاں ہوں وہاں یہ انتظام کر دیا جائے۔ حضور نے احباب جماعت کو متوجہ کرتے ہوئے فرمایا کہ دوست چاہیں تو اس سلسلہ میں تجاویز لکھ کر مجھے بھجوا دیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس ضمن میں یہ بھی فرمایا بچوں میں تعلیم کا شوق پیدا کرنے کے لئے میں نے یہ بھی اعلان کیا تھا کہ تمام طلباء و طالبات جو بورڈ اور یونیورسٹی میں پہلے دو پوزیشن میں آئیں گے ان کو دعائیہ کلمات لکھ کر اپنے دستخطوں سے میں کوئی کتاب تحفہ کے طور پر بھجواؤں گا۔ حضور نے فرمایا کہ ان پوزیشنوں پر آنے والے بچے بھی ذہین ہوتے ہیں۔ منتظمین کو چاہیئے کہ ان کی طرف بھی توجہ دیں اور بار بار یاد دہانی۔ حضور نے فرمایا کہ شائد اس بارے میں زیادہ اعلان نہیں ہوا۔ یہ اعلان بار بار ہوتے رہنا چاہیئے۔

اس سے قبل حضور نے اپنے خطاب کے آغاز میں تعلیمی پالیسی کا ذکر فرماتے ہوئے تعلیم حاصل کرنے کے بارے میں دنیا میں رائج دو متضاد فلسفوں کا ذکر کیا اور فرمایا کہ ایک فلسفہ تو یہ ہے کہ ساری ترقیات کا انحصار دنیاوی علوم پر ہے۔ اور ایک یہ کہ دنیاوی تعلیم حاصل کرنا کفر ہے۔

حضور نے فرمایا کہ قرآن کہتا ہے کہ نہ دنیوی علوم پر ساری ترقیات کا انحصار ہے۔ اور نہ ان کا سیکھنا کفر ہے۔ قرآن کہتا ہے کہ کائنات کی تخلیق اور اس کے محکم و بلیغ نظام میں جتنے بھی اصول ہمیں کارفرما نظر آتے ہیں اور وہ اصول بھی جو آئندہ دس بیس سال کے بعد دریافت ہو کر مروجہ علوم کی فہرست میں آجائیں گے۔ اور جن پر دنیوی علوم کی عمارت استوار ہے۔ وہ سب خدا تعالیٰ کے وضع کردہ قوانین ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ اس کا مطلب یہ ہے۔ قرآن کہتا ہے کہ کائنات کے گوشے گوشے میں اور قرآن کی آیت آیت میں خدا کی صفات کے جلوے تلاش کرو۔ قرآن کہتا ہے کہ اس دنیا کے ذرے ذرے اور قرآن کریم کے لفظ لفظ میں خدا کی صفات کے جلوے تلاش کرو۔ اور خدا کی صفات کا جو جلوہ ہے وہ کفر نہیں ہو سکتا۔ حضور نے فرمایا کہ خدا کی صفات کا صرف ایک حصہ لے کر دوسرے کو چھوڑ دینا تقوے نہیں ہو سکتا یہ ناشکری ہوگی۔ حضور نے فرمایا کہ جو شخص یہ کہتا ہے کہ اللہ کی صفات کے جو جلوے مادی دنیا میں ظاہر ہوتے جن اصولوں پر مادی علوم کی عمارتیں استوار ہوئیں ان سے تو مجھے دلچسپی ہے۔ اور خدا کی صفات کے جو جلوے ہماری زندگیوں میں خوشحالی پیدا کرنے کے لئے قرآن میں نظر آتے ہیں ان سے مجھے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ میں ایسے شخص کو مغلوب سمجھوں گا۔ کہ اس کے وجود کا آدھا دھڑ تو زندہ ہوگا اور باقی آدھا دھڑ مردہ ہوگا۔ حضور نے اعلان فرمایا کہ میں جماعت کو یہ کہتا ہوں کہ دنیا کا ہر علم سیکھنا اس لئے ضروری ہے۔ کہ ہر علم کی بنیاد خدا تعالیٰ کی صفات کے جلووں پر ہے۔ اور قرآن کریم کے اسرار و رموز کی تلاش اس لئے ضروری ہے کہ قرآنی آیات میں بھی خدا تعالیٰ کی صفات کے جلوے مستور ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ یہ کائنات ہے کیا؟ یہ کائنات اللہ تعالیٰ کی صفات کے جلووں کا مجموعہ ہے۔ بعض جلووں نے فزکس بنا دی بعض نے کیمسٹری بنا دی بعض نے انسان بنا دیا۔ بعض نے انسان کی نفسیات بنا دیں۔

(باقی صفحہ ۲ پر)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت دفتر الفضل

اخبار احمدیہ

۔ ربوہ ۶ صلح / جنوری۔ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے بارے میں محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

حضور اقدس کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب کرام توجہ سے دعاؤں میں مشغول رہیں کہ مولائے حقیقی قادر مطلق ہمارے محبوب امام ہمام ایدہ اللہ کو صحت و سلامتی سے رکھے اور خیر و برکت والی لمبی عمر عطا کرے۔ اور مولا کریم ہر آن خود آپ کا حافظ و ناصر ہو آمین

۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے۔ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ کے بابرکت وجود کو تادیر ہمارے درمیان سلامت رکھے اور آپ پر اپنی رحمتیں نازل کرتا رہے آمین

روزنامہ الفضل ربوہ
۲ ربیع الاول ۱۴۰۱ھ
۱۰ صلح ۱۳۶۰ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نشاناتِ الٰہیہ کے پیہم ظہور کی جڑ

خدائی جماعتیں اپنی انتہائی کمزوری اور بے بضاعتی کے زمانہ میں بھی بے سہارا نہیں ہوتیں۔ ان کا سہارا ان کا قادر و عزیز اور قدیر و مقتدر خدا ہوتا ہے۔ وہ ان کی خاطر اپنی تائید و نصرت کے نشان دکھا دکھا کر دنیا پر آشکار کرتا رہتا ہے کہ وہ ان کے ساتھ ہے۔ ہر چند کہ خدا تعالیٰ نشان اپنی مرضی سے دکھاتا ہے لیکن ایک حد تک ان نشانوں کے ظہور میں خدائی جماعتوں کی دعاؤں کا بھی دخل ہوتا ہے اور اس لئے ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے خود ان سے یہ کہا ہوا ہے:۔

اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ ط (المومن آیت: ۶۱)

ترجمہ:۔ تم مجھے پکارو میں تمہاری دعا سنوں گا۔

اسی لئے حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے دعا کو نشانوں کی جڑ قرار دیا ہے۔ اور واضح فرمایا ہے کہ جب مومن تضرع اور ابتہال کی حالت میں خدا تعالیٰ کے حضور گرتے اور اس کے حضور طلب نصرت کے لئے گڑگڑاتے ہیں تو وہ اپنی تائید و نصرت کے نشان ضرور ظاہر فرماتا ہے اور ان کے لئے عجائب کام دکھلاتا ہے۔ اسی لئے آپ نے فرمایا:۔

"نشانات جو ظاہر ہوتے ہیں یہ اسی طرح ظاہر ہوتے ہیں جیسے ایک بچہ پیدا ہوتا ہے۔ ایک رات تک تو ماں خیال کرتی ہے کہ میں مر جاؤں گی اور وہ دردِ زہ کی تکلیف سے قریب المرگ ہو جاتی ہے اسی طرح پر نبیوں کے نشان بھی مصیبت کے وقت ظاہر ہوتے ہیں۔ نشان کی جڑ دعا ہی ہے۔ یہ اسمِ اعظم ہے اور دنیا کا تختہ پلٹ سکتی ہے۔ دعا مومن کا ہتھیار ہے اور ضرور ہے کہ پہلے ابتہال اور اضطراب کی حالت پیدا ہو۔"

(الحکم ۱۰ اپریل ۱۹۰۳ء بحوالہ ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۲۷۴-۲۷۵)

دعاؤں کے نتیجہ میں نشان ظاہر ہوتے ہیں اور ضرور ہوتے ہیں لیکن دعاؤں کی قبولیت کیلئے ضروری ہے کہ دعا کرنے والے مومن تقویٰ کے وصف سے متصف ہوں کیونکہ اللہ تعالیٰ دعائیں متقیوں کی بدرجہ اولیٰ قبول کرتا ہے جیسا کہ وہ خود فرماتا ہے:۔

اِنَّمَا یَتَقَبَّلُ اللّٰہُ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ ۝ (المائدہ آیت: ۲۸)

ترجمہ:۔ اللہ صرف متقیوں کی (دعائیں) قبول کیا کرتا ہے۔

اس سے ظاہر ہے کہ مومنوں کے لئے ضروری ہے کہ جب وہ مشکلات و مصائب میں گھرے ہوئے ہوں اور ان مشکلات و مصائب سے نجات کے لئے کوئی راہ نظر نہ آتی ہو تو وہ تقویٰ کی راہ پر اور زیادہ تعہد سے گامزن ہوتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے حضور کمال تضرع اور ابتہال سے دعائیں مانگیں تو خدا تعالیٰ ان کی دعاؤں کو قبول کر کے ان کے لئے تائید و نصرت کے نشان ضرور ظاہر فرماتا ہے اور ان کی مشکلات و مصائب کو معجزانہ طور پر دور کر دیتا ہے۔ اسی لئے حضور اقدس نے جہاں یہ فرمایا کہ نشان کی جڑ دعا ہے وہاں ساتھ ہی یہ بھی فرمایا کہ نشانات متقیوں کو ہی ملتے ہیں۔ جیسا کہ فرمایا:۔

"نشانات متقی کو ملتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ دین کی تائید اور نصرت کرتا ہے مگر وہ نصرت تقویٰ کے بعد آتی ہے۔" (ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۳۴۲)

پھر دعاؤں کی قبولیت اور اس قبولیت کے نتیجہ میں نشاناتِ الٰہیہ کے ظہور کے لئے ہی مومنوں کا متقی ہونا ضروری نہیں ہے بلکہ ظاہر ہونے والے نشانوں کی صحیح قدر اور ان سے کماحقہٗ استفادہ کے لئے بھی تقویٰ اتنا ہی ضروری ہے جتنا دعاؤں کی قبولیت اور نشانوں کے ظہور کے لئے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ نشان اگرچہ واضح اور روشن ہوتے ہیں لیکن ان میں ایک پہلو اخفا کا بھی ہوتا ہے اور انہیں شناخت کرنے کے لئے باریک نظر کی ضرورت ہوتی ہے اور یہ باریک بینی تقویٰ کے نتیجہ میں ہی مومنوں کے اندر پیدا ہوتی ہے۔ اسی لئے حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے نشانوں کی شناخت اور ان سے کماحقہٗ استفادہ کے تعلق میں تقویٰ کی اہمیت واضح کرتے ہوئے فرمایا ہے:۔

"ہمارا ایمان ہے کہ خدا تعالیٰ نشان دکھاتا ہے جب چاہتا ہے۔ وہ دنیا کو قیامت بنانا نہیں چاہتا۔ اگر وہ ایسا کھلا ہوا ہو کہ جیسے سورج تو پھر ایمان کیا رہا؟ اور اس کا ثواب کیا؟ ایسی صورت میں کون بدبخت ہوگا جو انکار کریگا؟ نشان بین ہوتے ہیں مگر ان کو باریک بین دیکھ سکتے ہیں اور کوئی نہیں۔ اور یہ دقت نظر اور معرفت سعادت کی وجہ سے عطا ہوتی ہے اور تقویٰ سے ملتی ہے۔ شکی اور فاسق اس کو نہیں دیکھ سکتا۔ ایمان اس وقت تک ایمان ہے جب تک اس میں کوئی پہلو اخفاء کا بھی ہو لیکن جب مٹھی کھول کر دکھا دی اور پھر کسی نے کہا کہ میں بتا دیتا ہوں تو کیا ہوا؟ یا پہلی رات کا چاند اگر کوئی دیکھ کر بتائے تو البتہ اسے تیز نظر کہیں گے لیکن جب چودھویں کا چاند ہو گیا اس وقت کوئی کہے کہ میں نے چاند دیکھ لیا وہ چڑھا ہوا ہے تو لوگ اس کو پاگل کہیں گے۔"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۲۶۴)

الغرض نشانوں کا ظہور اگرچہ کلیتہً خدا تعالیٰ کے اختیار میں ہوتا ہے اور وہ جب چاہتا ہے نشان ظاہر کرتا ہے۔ لیکن ایک حد تک ان کے ظاہر ہونے میں مومنوں کی دعاؤں کا بھی دخل ہوتا ہے۔ جب وہ تقویٰ کی راہ پر گامزن ہو کر اللہ تعالیٰ کے حضور روتے اور گڑگڑاتے ہیں تو خدا تعالیٰ اپنا کوئی نہ کوئی نشان ظاہر کر کے ان کی تکالیف کو دور کر دیتا ہے۔ لہٰذا ہمارے لئے ضروری اور ازبس ضروری ہے کہ ہم اپنے قادر و عزیز خدا کا (جو ہمارے لئے شروع ہی سے بڑے بڑے نشان ظاہر فرماتا رہا ہے) دامن کبھی نہ چھوڑیں یعنی تقویٰ کی راہ پر مضبوطی سے گامزن رہتے ہوئے ہمیشہ اس کے حضور جھکے رہیں اور گڑگڑاتے رہیں تاکہ وہ ہماری تائید و نصرت کے لئے اپنی قادرانہ تجلی ہمیشہ ظاہر فرماتا رہے اور اپنے نشانوں کے ذریعہ دنیا پر آشکار کرتا رہے کہ وہ ہمارے ساتھ ہے اور پیارے بچے کی طرح اس نے ہمیں اپنی گود میں لیا ہوا ہے۔

اے ہمارے قادر و عزیز صادق الوعد خدا تو ہمیں اس کی توفیق عطا فرما اور اپنے تائیدی نشان ہمیشہ ہی ظاہر فرماتا رہ۔ سب قدرت اور طاقت تجھ ہی کو ہے اور تیرے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔ آمین ثم آمین۔

اے احمدی جوانو!

اپنا کسی کو کر لو یا ہو رہو کسی کے
تنہا جہاں میں ورنہ تم کیا کرو گے جی کے

خالق سے لو لگا لو دل میں اُسے بسا لو
بن کر رہو فدائی قرآن اور نبیؐ کے

جو حق کی جستجو میں گم گشتہ پھر رہے ہیں
اُن کے لئے بنو تم مینار روشنی کے

بزمِ جہاں میں پیارو یوں زندگی گزارو
جاؤ جدھر بھی بکھریں گل امن و آشتی کے

یادِ خدا سے رکھو معمور دل ہمیشہ
گھڑیاں غموں کی ہوں یا لمحے ہنسی خوشی کے

خود جل کے شمع شب بھر رکھتی ہے بزم روشن
سیکھو عمل سے اُس کے انداز دلبری کے

کبر و ریا کا خوگر پیارا نہیں خدا کو
مقبول ہیں وہاں تو اطوار عاجزی کے

جب وقت دیکھتے ہو اتنا ضرور سوچو
کس طور سے ہیں گزرے لمحے یہ زندگی کے

غیبت کی محفلوں سے بچ کر رہو ہمیشہ
اور اپنے لب بھی ایسے مرقوں پہ رکھو سی کے

صدیق یہ خدا کا کتنا کرم ہے ہم پر
پیرو ہیں جان و دل سے دینِ محمدی کے

محمد صدیق امرتسری سابق مبلغ مغربی افریقہ و فجی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آداب المعاشرۃ الاسلامیہ

(تقریر محترم ملک سیف الرحمان صاحب فاضل پرنسپل جامعہ احمدیہ برموقع جلسہ سالانہ ۱۹۸۰ء)

(۲)

ملاقات

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

اِنْ اَحْسَنْتُمْ اَحْسَنْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ وَاِنْ اَسَاْتُمْ فَلَهَا۔ (بنی اسرائیل ۸)

اگر تم اچھے ہو اچھے تعلقات قائم کرنے کی کوشش کرو تو یہ تمہاری بھلائی کی بات ہوگی اور اگر تم برا کرو اور اپس کے تعلقات بگاڑ لو تو اس کا نقصان بھی تمہیں ہی پہنچے گا۔

ایک اور جگہ فرمایا

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا وَتُسَلِّمُوْا عَلٰٓى اَهْلِهَا ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ۔

(سورۃ نور ۲۸)

اے مومنو! اپنے گھروں کے سوا دوسرے گھروں میں نہ داخل ہوا کرو جب تک اجازت نہ لے لو اور داخل ہونے سے پہلے ان گھروں میں بسنے والوں کو سلام نہ کرلو تمہارے لیے اچھا ہوگا اور اس فعل کا نتیجہ یہ ہوگا کہ تم نیک باتوں کو ہمیشہ یاد رکھو گے۔

میل ملاقات ایک اہم معاشرتی خلق ہے اس سے محبت الفت اور اخوت میں ترقی ہوتی ہے یہی وجہ ہے کہ متمدن انسان اپنی ضرورت اور تجدید محبت کی غرض سے ایک دوسرے سے ملتے ہیں اور اس جذبہ کی تسکین کیلئے مختلف انداز اختیار کرتے ہیں۔ ملاقات کے بارہ میں بھی اسلام نے مختلف قسم کی ہدایات دی ہیں۔

چاہیئے کہ ملاقات کیلئے جانے والا اچھا قابل لحاظ مگر سادہ اور پاک لباس پہن کر اقامت کیلئے جائے۔ سوائے اس کے کہ اشد مجبوری ہو پہلے سے اپنے آنے کی اطلاع دے بلکہ وقت مقرر کرائے اور میزبان کی مصروفیات اور سہولتوں کو ملحوظ رکھے قرآنی ہدایت

حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا

کے ایک معنی یہ بھی ہیں کہ ملاقات کیلئے پہلے سے رضامندی اور اجازت لے لی جائے جب کسی کے ہاں ملاقات کیلئے انسان جائے تو پہلے السلام علیکم کہے اور اندر آنے کی اجازت چاہے زیادہ سے زیادہ تین بار السلام علیکم کہنے یا دروازہ کھٹکھٹانے یا گھنٹی بجانے کے باوجود اندر سے کوئی جواب نہ ملے تو واپس آجائے ہوسکتا ہے کہ اندر وہ شخص موجود ہی نہ ہو جس سے وہ ملاقات کرنا چاہتا ہے۔ یا وہ کسی اہم کام میں مصروف ہو اس وقت نہ مل سکتا ہو

ملاقات کیلئے آنیوالا دروازہ کے سامنے کھڑا نہ ہو بلکہ دائیں یا بائیں ہوکر کھڑا ہو تاکہ بے پردگی کی صورت پیدا نہ ہو جب صاحب خانہ پوچھے کہ کون ہے تو مبہم جواب نہ دے بلکہ نام بتائے

ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملنے ایک شخص آیا آپ نے اندر سے پوچھا کون ہے تو اس نے جواب دیا "میں ہوں" آپ نے فرمایا "میں میں کیا ہوا نام بتاؤ" بہرحال اجازت ملنے پر جب اندر آجائے تو حسب حالات بے تکلف گفتگو کرے۔ نیز یہ انداز ٹھیک ٹھیک لگائے کہ میزبان اس کی باتوں سے یا زیادہ دیر بیٹھنے سے اکتا تو نہیں گیا۔ ایسی صورت حال پیدا ہونے سے پہلے اٹھ آئے۔ عام حالات میں صرف ضرورت کے مطابق بات کرے صاحب خانہ کے مزاج کو پہچانے باتیں ایسے انداز میں کرے جس سے خود بھی خوش ہو اور صاحب خانہ بھی مسرت محسوس کرے۔ صاحب خانہ میزبان کو اسلام کی ہدایت یہ ہے کہ وہ آنیوالے سے خندہ پیشانی سے ملے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اِنَّ مِنَ الْمَعْرُوْفِ اَنْ تَلْقٰى اَخَاكَ بِوَجْهٍ طَلْقٍ۔

یعنی بڑی نیکی کی بات ہے کہ تو اپنے بھائی سے خندہ پیشانی سے ملے۔

(مسلم کتاب الادب صفحہ ۲۰۳/۲)

آنے والے کی حسب حالات ضرورت اور استطاعت پانی یا چائے وغیرہ سے تواضع کی جائے جب ملاقات کیلئے آنیوالا واپس جائے تو کم از کم صحن یا دروازہ تک اسے الوداع کہنے جائے اگر دعوت کیلئے کسی کو بلایا جائے تو نہ وقت مقررہ سے پہلے جائے اور نہ بہت دیر کرکے نیز میزبان بھی وقت کی پابندی کا خیال رکھے میزبان حسب استطاعت اپنی خوشی سے جو پیش کرے مہمان پورے انشراح کے ساتھ ایسے رنگ میں شریک ماحاضر ہو جیسے پیش کردہ کھانا اسے بہت پسند ہے۔ اگر ملنے کیلئے آنے والا کوئی تحفہ یا ہدیہ لیکر آئے اور اس میں خلوص ہو تو صاحب خانہ بھی بشاشت اور خوشی کے ساتھ یہ تحفہ قبول کرے اور شکریہ ادا کرے۔

ملنے والے شکوہ شکایت کی باتوں اور غیبت سے پرہیز کریں ایسی ہی باتیں کریں جن سے محبت بڑھے۔ باہمی محبت اور دشمنی دونوں میں اعتدال کو ملحوظ رکھا جائے تاکہ بعد میں پچھتانا نہ پڑے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ فرمایا۔

اَحْبِبْ حَبِيْبَكَ هَوْنًا مَّا عَسٰى اَنْ يَّكُوْنَ بَغِيْضَكَ يَوْمًا مَّا وَاَبْغِضْ بَغِيْضَكَ هَوْنًا مَّا عَسٰى اَنْ يَّكُوْنَ حَبِيْبَكَ يَوْمًا مَّا

(ترمذی کتاب البر والصلۃ صفحہ ۳۱/۲)

یعنی کسی سے اتنی محبت نہ بڑھاؤ کہ سب راز اس کو بتا دو۔ ہوسکتا ہے وہ کسی دن تمہارا دشمن بن جائے اور تیری کمزوریوں کا پردہ چاک کردے اور کسی سے حد سے بڑھ کر دشمنی بھی نہ کرو کیونکہ ہوسکتا ہے کہ کسی دن وہ تمہارا مخلص دوست اور خیر خواہ بن جائے اور پھر تمہیں شرمندہ ہونا پڑے کہ تم نے دشمنی میں کیسے کیسے انسانیت سوز ظلم روا رکھے تھے۔

دونوں ملنے والے بات معقول۔ مدلل اور دلچسپ انداز میں کریں۔ مخاطب کے ذہنی معیار کو ملحوظ رکھیں۔ اخلاق کے دائرے کے اندر رہیں۔ گفتگو کا انداز پرلطف اور دلچسپ ہو لطیف مزاح گفتگو کے حسن کو بڑھاتا ہے۔ بہرحال باتوں سے ہی انسان کے اندر کا علم ہوتا ہے۔ قابلیت کا پتہ چلتا ہے کوئی کتنے پانی میں ہے اس کا اندازہ ہوتا ہے اسی حقیقت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

لَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُوْلًا

(بنی اسرائیل ۳۷)

ایسی کوئی بات منہ سے نہ نکالو جس کا تمہیں پورا پورا علم نہیں ہے۔ کیونکہ کان بصارت اور دل سب سے بازپرس ہوگی۔

یعنی غلط اور جہالت کی بات شرمندگی کا باعث بنتی ہے۔ حضرت شیخ سعدی رح اسی اخلاقی معیار کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

تا سخن نہ گفتہ باشد عیب و ہنرش نہفتہ باشد۔

جب تک کوئی بات نہ کرے انسان کے نقص یا اس کی خوبی کا علم نہیں ہوسکتا۔

میل ملاقات میں حفظ مراتب کا خیال رکھنا بھی ضروری ہے۔ مشہور مقولہ ہے

"چوں حفظ مراتب نہ کنی زندیقی"

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

مَنْ لَّمْ يَرْحَمْ صَغِيْرَنَا وَلَمْ يُوَقِّرْ كَبِيْرَنَا فَلَيْسَ مِنَّا۔

(ترمذی ابواب البر ۱۴/۲)

یعنی بڑوں کا فرض یہ ہے کہ وہ چھوٹوں اور کمزوروں کو شفقت کی نظر سے دیکھیں اور محبت و پیار سے پیش آئیں اور چھوٹوں کا فرض ہے کہ وہ بڑوں کا ادب کریں اور ان سے دلی احترام کے ساتھ پیش آئیں۔ جو ایسا نہیں کرتے ان کا ہم سے کوئی تعلق نہیں۔

اولاد

معاشرہ کی چھوٹی سے چھوٹی اکائی گھر خاندان اور فیملی ہے۔ یہ دائرہ میاں بیوی۔ ماں باپ اور اولاد سے ظہور پذیر ہوتا ہے۔ اسلام کی ہدایت یہ ہے کہ ماں باپ کی مسرتوں کو دوبالا کرنے والی اولاد کیلئے دعائیں کی جائیں اس ہدایت کی تعمیل کرنے والوں کی تعریف کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

اَلَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا۔

(فرقان ۷۵)

یعنی صحیح سچے اور قابل تعریف ایمان والے وہ لوگ ہیں جو یہ دعا کرتے ہیں اے ہمارے رب تو ہمیں ایسی بیوی اور ایسی اولاد دے جو ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک ہو اور ہمیں متقی نیک سرشت لوگوں کا امام و پیشوا بنا۔ یعنی ہم نیک نسل کے آباؤ اجداد بنیں۔

اسی طرح اسلام نے یہ دعا کرتے رہنے کی تعلیم دی کہ

رَبِّ هَبْ لِيْ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَاءِ۔

(آل عمران ۳۸)

اے میرے رب تو مجھے بھی اپنی جناب سے پاک اولاد بخش۔ تو یقیناً دعاؤں کو بہت سننے والا ہے

پھر جب اللہ تعالیٰ دعا کے نتیجہ میں کسی کو اولاد کی نعمت سے نوازے تو وہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے اور اپنی ان نیک تمناؤں کو عملی جامہ پہنانے کی کوشش کرے جو نیک اور قابل اولاد کے عطا کرنے کے لیے اس نے اپنے مولا کریم کے حضور کی ہیں ماں باپ اپنی اولاد کی ضروریات کا خیال رکھیں ان کی اچھی تربیت کا اہتمام کریں انہیں اعلیٰ تعلیم دلوائیں۔ کیونکہ ان فرائض میں کوتاہی کو اسلام نے قتلِ اولاد کے مترادف قرار دیا ہے۔

چنانچہ فرمایا۔

قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ قَتَلُوْٓا اَوْلَادَهُمْ سَفَهًا بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّحَرَّمُوْا مَا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ افْتِرَآءً عَلَى اللّٰهِ قَدْ ضَلُّوْا وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ

(انعام ۱۴۱)

وہ لوگ سخت گھاٹے میں رہے جنہوں نے احمقانہ طرزِ عمل اختیار کر کے اپنی اولاد کو برباد اور قتل کر دیا اور اللہ تعالیٰ نے جو نعمت ان کو دی تھی اس سے اپنے آپ کو محروم کر لیا۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ پر افترا باندھا اور صحیح راہ سے بھٹک گئے۔ اور راہ ہدایت نہ پا سکے۔

اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اچھی تعلیم اور حسنِ ادب کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا۔

مَا نَحَلَ وَالِدٌ وَلَدَهٗ مِنْ نَحْلٍ اَفْضَلَ مِنْ اَدَبٍ حَسَنٍ

(ترمذی کتاب البر والصلۃ ۱۲)

یعنی بہترین تحفہ جو ایک باپ اپنے بچے کو دے سکتا ہے وہ حسنِ ادب اور اچھی تعلیم ہے

بعض لوگ لڑکی کے پیدا ہونے پر ناک بھوں چڑھاتے ہیں۔ اسے برا مناتے ہیں۔ ایسے خیال کے لوگوں کی مذمت میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

اِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِالْاُنْثٰى ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّهُوَ كَظِيْمٌ يَتَوَارٰى مِنَ الْقَوْمِ مِنْ سُوْٓءِ مَا بُشِّرَ بِهٖ اَيُمْسِكُهٗ عَلٰى هُوْنٍ اَمْ يَدُسُّهٗ فِي التُّرَابِ

(نحل ۵۹-۶۰)

یہ ایسے ناشکرے لوگ ہیں کہ جب ان میں سے کسی کو لڑکی پیدا ہونے کی خبر دی جائے تو ان کا چہرہ مارے شرم کے مرجھا جاتا ہے۔ اور وہ دل ہی دل میں کڑھنے لگ جاتا ہے۔ اور عار کی وجہ سے لوگوں سے چھپتا پھرتا ہے اور سوچنے لگ جاتا ہے کہ یہ ذلت جو گلے پڑی ہے اسے برداشت کرے اور لڑکی کو زندہ رکھے یا اسے مٹی میں گاڑ کر ہلاک کر دے۔ اس کے برعکس جو لوگ لڑکی کی پیدائش پر برا نہیں مناتے بلکہ خدا کی اس نعمت کی قدر کرتے ہوئے اس کی بہترین پرورش کرتے ہیں اور بیٹے کو کسی طور اس پر ترجیح نہیں دیتے اور سب اولاد سے مساوی سلوک کرتے ہیں ان کے لیے بہتر اجر کا وعدہ فرمایا۔

چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

مَنْ كَانَتْ لَهٗ اُنْثٰى فَلَمْ يَئِدْهَا وَلَمْ يُهِنْهَا وَلَمْ يُؤْثِرْ وَلَدَهٗ عَلَيْهَا اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ

(ابو داؤد کتاب الادب)

جس کو اللہ تعالیٰ نے لڑکی دی اس نے نہ تو اسے زندہ درگور کیا نہ اس کی تذلیل کی اور نہ بیٹے کو اس پر ترجیح دی اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرے گا۔ اور اس کے ہاں سے کامیاب اور سکھی زندگی اسے عطا ہو گی۔

ماں باپ

والدین سے نیک سلوک کرنا۔ ان کی خدمت کرنا ان کو خوش رکھنا سعادت مند اولاد کی خوش قسمتی اور نیک بختی ہے اللہ تعالیٰ اس سعادت کے حصول کی ترغیب دیتے ہوئے فرماتے ہیں۔

وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ اِحْسَانًا حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ كُرْهًا وَّوَضَعَتْهُ كُرْهًا وَحَمْلُهٗ وَفِصٰلُهٗ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا حَتّٰٓى اِذَا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَبَلَغَ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً قَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِيْٓ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰى وَالِدَيَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَصْلِحْ لِيْ فِيْ ذُرِّيَّتِيْ اِنِّيْ تُبْتُ اِلَيْكَ وَاِنِّيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ

(احقاف ۱۶)

ہم نے انسان کو اپنے والدین سے اچھے سلوک کی تعلیم دی تھی کیونکہ اس کی ماں نے اس کو تکلیف کے ساتھ پیٹ میں اٹھایا تھا اور پھر تکلیف کے ساتھ اس کو جنا تھا اور اس کے اٹھانے اور اس کے دودھ چھڑانے پر تیس ۳۰ مہینے لگے تھے پھر جب یہ انسان اپنی کامل جوانی یعنی چالیس سال کو پہنچ گیا تو اس نے کہا اے میرے رب مجھے اس بات کی توفیق دے کہ میں تیرے اس فضل کا شکریہ ادا کروں جو تو نے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر کیا ہے اور اس بات کی بھی توفیق دے کہ میں ایسے اچھے کام کروں جن کو تو پسند کرے اور میری اولاد میں بھی نیکی کی بنیاد برقرار کر میں تیری طرف جھکتا ہوں اور میں تیرے فرمانبردار بندوں میں سے ہوں

ایک اور موقع پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا

وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَآ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا۔

(بنی اسرائیل ۲۴-۲۵)

تیرے رب نے اس بات کا تاکیدی حکم دیا ہے کہ تم اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور نیز یہ کہ اپنے ماں باپ سے اچھا سلوک کرو۔ اگر ان میں سے کسی ایک پر یا ان دونوں پر تیری زندگی میں بڑھاپا آ جائے تو انہیں ان کی کسی بات پر ناپسندیدگی کا اظہار کرتے ہوئے اُف تک نہ کہہ اور نہ انہیں جھڑک اور ان سے ہمیشہ نرمی سے بات کر۔

اور رحم کے جذبہ کے ماتحت ان کے سامنے عاجزانہ رویہ اختیار کر ان کیلئے دعا کرتے وقت کہا کر کہ اے میرے رب ان پر مہربانی فرما کیونکہ انہوں نے بچپن کی حالت میں میری پرورش کر کے مجھ پر مہربانی کی تھی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے والدین کی خدمت اور ان کو خوش رکھنے کے بارہ میں فرمایا۔

رِضَى الرَّبِّ فِيْ رِضَى الْوَالِدِ وَسُخْطُ الرَّبِّ فِيْ سُخْطِ الْوَالِدِ۔

(ترمذی کتاب البر والصلۃ ۱۲)

یعنی اللہ تعالیٰ کی خوشنودی باپ کی خوشنودی سے وابستہ ہے اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا سبب باپ کی ناراضگی ہے۔

(باقی)

درخواست دعا

خاکسار کی والدہ، والد صاحب اور اہلیہ ان دنوں بیمار ہیں۔ اور خاکسار کئی پریشانیوں میں مبتلا ہے احباب جماعت سے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔ (محمود انور کارکن وقف جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ ۱۹۸۰ء کی مختصر روداد

۲۷ دسمبر ۱۹۸۰ء دوسرے روز کا پہلا اجلاس

جماعت احمدیہ کے اٹھاسی ویں جلسہ سالانہ کا تیسرا اجلاس ۲۷ دسمبر کو صبح سوا نو بجے زیر صدارت مکرم چوہدری احمد مختار صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی منعقد ہوا تلاوت قرآن کریم مکرم قاری عاشق حسین صاحب نے کی اور مکرم ملک منصور احمد صاحب مربی سلسلہ نے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کا منظوم کلام خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا جس کے بعد مکرم مجیب الرحمٰن صاحب ایڈووکیٹ راولپنڈی نے "فیضانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم" کے عنوان پر تقریر فرمائی۔

آپ نے فرمایا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دعائے ابراہیمی کا ثمرہ تھے۔ حضرت موسیٰ، حضرت حزقیل، حضرت یسعیاہ، حضرت دانیال اور حضرت مسیح علیہ السلام کی پیشگوئیوں کا مصداق تھے۔ آپ ساری کائنات کی وجہ تخلیق تھے۔ آپ کے فیض اور برکات کے سلسلہ غیر منتہی اور غیر منقطع سے ہر زمانہ میں گویا امت آپ ہی کا فیض پاتی ہے اور آپ ہی سے تعلیم حاصل کرتی ہے۔ آپ کے فیضان کا احاطہ کرنا انسان کا کام نہیں اس لئے میں اس مختصر سے وقت میں آپ کے فیضان کے ہزاروں پہلوؤں میں سے صرف ایک پہلو بلکہ ایک پہلو کے بھی ہزارویں حصہ کا ذکر کروں گا۔

جناب مجیب الرحمٰن صاحب نے فرمایا اگر آپ کسی کے وجود کی کیفیت معلوم کرنا چاہتے ہیں تو پہلے آپ کو یہ دیکھنا ہوگا کہ اس کے استفاضہ اور افاضہ کی شان کیا ہے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان استفاضہ کے متعلق خدا تعالیٰ فرماتا ہے:۔

ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى
فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ
اَوْ اَدْنٰى۔

(النجم)

میں دنیا کی حالت کو دیکھ کر اور بندوں کے حال پر ترس کھا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا تعالیٰ سے ملنے کے لئے روحانی سو۔ پر اوپر چڑھنا شروع کیا جس پر خدا تعالیٰ کی محبت میں بھی جوش آیا اور وہ آپ کی ملاقات کے شوق میں اوپر سے نیچے آیا اور وہ دونوں دو کمانوں کے متحدہ وتر کی شکل میں تبدیل ہو گئے اور ہوتے ہوتے اس سے بھی زیادہ قرب کی صورت اختیار کی۔ آپ کو محبت کا نہایت ارفع اور اعلیٰ مقام ملا اور آپ کی وحی (قرآنی وحی) اپنی تعلیم، معارف، برکات اور علوم میں ہر ایک وحی سے اقویٰ و اعلیٰ ہے۔

محترم مجیب الرحمٰن صاحب نے فرمایا آپ کی شان افاضہ بھی بے نظیر اور بے مثل ہے قرآن کریم نے اس کا بھی ذکر فرمایا ہے۔ مثلاً فرمایا:۔

وَّاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ
لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ

(الجمعہ)

یعنی اللہ تعالیٰ آپ کو صحابہ رضوان اللہ علیہم کے علاوہ ایک اور قوم میں مبعوث کرے گا جو ابھی تک ان سے ملی نہیں۔ آپ ایک ایسے منبع سے فیض حاصل کر کے دنیا کو پہنچا رہے ہیں جو نہ ختم ہونے والا ہے اس لئے آپ کا فیض بھی نہ ختم ہونے والا اور غیر محدود زمانہ کے لئے ہے گویا وہ ہمیشہ سے جاری ہے اور ہمیشہ جاری رہے گا، اگر آپ سے ایک وقت میں صحابہ رضی اللہ عنہم کرام نے فیض حاصل کیا تو آخری زمانہ میں بھی ایک جماعت آپ کے فیض سے فیض یاب ہو گی صحابہ رضی اللہ عنہم کے ذریعہ اگر آپ کی جلالی صفات کا ظہور ہوا ہے تو "آخرین منہم" کے ذریعہ آپ کی جمالی صفات کا ظہور ہو گا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فیض حاصل کرنے کا طریق کیا ہے؟ اس کے جواب میں محترم مجیب الرحمٰن صاحب نے فرمایا آپ سے دو طرح فیض حاصل کیا جا سکتا ہے۔

اوّل۔ انفرادی طور پر جس کے متعلق قرآن کریم نے فرمایا:۔

اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ
اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ
يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ۔

اگر تم اللہ کی محبت حاصل کرنا چاہتے ہو تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرو۔ آپ کے اخلاق اور طرز عمل کو اپناؤ۔ آپ کو رہبر بنالو تو اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرنے لگ جائے گا۔

۲۔ دوسرے مجموعی طور پر۔ اس کے متعلق قرآن کریم نے فرمایا:۔

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَ
الرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ
مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ
عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَ
الصِّدِّيْقِيْنَ وَ
الشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ

جو لوگ بھی اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کریں گے وہ ان لوگوں میں شامل ہوں گے جن پر اللہ نے انعام کیا ہے یعنی انبیاء، صدیق، شہید اور صالح۔

محترم مجیب الرحمٰن صاحب نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو سب سے بڑا فیض ہمیں پہنچا وہ آپ کی شریعت کا ہے۔ جو قیامت تک کے لئے ہے اس شریعت کی حفاظت کا ذمہ خدا نے خود لیا ہے چنانچہ فرمایا:۔

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا
الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ
لَحٰفِظُوْنَ۔

(الحجر)

ہم نے قرآن کریم کو نازل کیا ہے اور ہم ہی یقیناً اس کی حفاظت کریں گے۔ چنانچہ قرآن کریم کی برابر حفاظت چلی آتی ہے۔ کہ اس کا ایک لفظ اور ایک نقطہ تک ادھر ادھر نہیں ہو سکتا ہزاروں اور لاکھوں حافظ قرآن ہر قوم اور ملک میں موجود ہیں جو اسے یاد کرتے کرتے رہتے ہیں اور ان کا باہم اختلاف ہے۔ جہاں تک اس کی معنوی حفاظت کا سوال ہے اللہ تعالیٰ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو "سراجاً منیراً" قرار دیا ہے۔ یعنی عالم روحانیت میں آپ کو سورج کی حیثیت حاصل ہے۔ مادی سورج جب شام کے وقت چھپ جاتا ہے تو اس کی روشنی ختم نہیں ہو جاتی بلکہ وہ اپنی روشنی کو چاند میں منتقل کر دیتا ہے۔ جو دنیا سے اندھیروں کو دور کرتا ہے۔ اسی طرح آپ کا نور بھی کبھی ختم نہیں ہوگا بلکہ آپ سے نور پا کر قلبی طور پر ایسے لوگ تیار ہوتے رہیں گے جو دنیا کو روشن کرتے رہیں گے۔ پھر قرآن کریم کو شجرہ طیبہ قرار دیا ہے اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُهَا فِي السَّمَآءِ۔ جس کی جڑ مضبوطی کے ساتھ قائم ہے اور اس کی ہر ایک شاخ آسمان میں پہنچی ہوئی ہوتی ہے اور جو ہر وقت اپنے رب کے اذن سے پھل دیتا ہے۔ گویا اسلام میں ہمیشہ خدا رسیدہ لوگ پیدا ہوتے رہیں گے۔ جو اس کلام اور شریعت کی معنوی حفاظت کرتے رہیں گے۔ احادیث نبویہ میں بھی اس حفاظت کا ذکر آیا ہے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ ہر صدی کے سر پر ایک ایسا شخص مبعوث کرتا رہے گا جو اس دنیا کی تجدید کرے گا گویا جس طرح درخت ہر موسم میں پھل دیتا ہے۔ شجرہ محمدیہ بھی پھل لائے گا۔ فاضل مقرر نے ہر صدی کا جائزہ لیا اور بتایا کہ کوئی صدی بھی ایسی نہیں گذری جس میں اس شریعت کے مجدد نے پھل نہ دیا ہو۔ گویا فیض محمدی کبھی ختم نہیں ہوا اور نہ کبھی ہوگا۔ ہر زمانہ میں علماء، صوفیاء، آئمہ اور مجددین پیدا ہوئے۔ جنہوں نے اپنے اپنے وقت میں فتنوں کا انسداد کیا اور پیدا ہوتے رہیں گے۔ چنانچہ اس زمانہ میں بھی ایک شخص نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنے کا دعویٰ کیا اور کہا

صدق سے میری طرف آؤ اسی میں خیر ہے
ہیں درندے ہر طرف میں عافیت کا ہوں حصار
میں وہ پانی ہوں کہ آیا آسماں سے وقت پر
میں وہ ہوں نور خدا جس سے ہوا دن آشکار

اس شخص نے اسلام کا دفاع کیا۔ فتح نصیب جرنیل کا کام کیا اسکے ذریعہ علوم قرآنی کا انکشاف ہوا۔ فیض محمدی کی بارش ہوئی شجرہ محمدی لہلہا اٹھا۔ مادیت کی سلیں پگھل گئیں کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ فیض محمدی ختم ہو چکا ہے اس زمانہ میں جاری و ساری نہیں؟ اگر کوئی ایسا کہتا ہے تو وہ حقیقت کا انکار کرتا ہے حقیقت یہی ہے کہ ہم اس وقت بھی تازہ بتازہ برکتیں اس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے الٰہی فیض سے پاتے ہیں اور اس وقت بھی [illegible] ہماری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مختصر رپورٹ انتظامات جلسہ گاہ مستورات ۱۹۸۰ء

(مرتبہ صفیہ عزیز صاحبہ منتظمہ جلسہ گاہ زنانہ)

امسال ہمارا جلسہ سالانہ ۲۶ دسمبر ۱۹۸۰ء کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ایمان افروز خطاب اور رب کریم کے حضور عاجزانہ دعاؤں کے ساتھ شروع ہوا اور ۲۸ دسمبر ۱۹۸۰ء کو احباب جماعت کی سوز و گداز میں ڈوبی ہوئی دعاؤں کے ساتھ بخیر و عافیت اختتام پذیر ہوا۔ الحمد للہ۔

سب سے پہلے خاکسار حضرت سیدہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی انتہائی ممنون ہے جن کی انتھک محنت، قیمتی مشوروں اور دوررس نگاہ نے ہر مقام پر ہمارا ساتھ دیا اور آپ نے انتہائی مصروفیت کے باوجود اپنا قیمتی وقت دے کر کارکنات کو اپنی زریں نصائح اور قیمتی مشوروں سے نوازا۔ خدا تعالیٰ حضرت سیدہ موصوفہ کی عمر اور صحت میں بے انداز برکت عطا فرمائے (آمین) اسی طرح خاکسار اپنی ان کارکنات کی بھی شکر گزار ہے جنہوں نے اپنے فرائض ذمہ داری اور خوش اسلوبی سے سرانجام دیئے اور خدا تعالیٰ سے دعا کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری کمزوریوں اور کوتاہیوں کو نظر انداز فرماتے ہوئے آئندہ بہتر اور مقبول رنگ میں خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

کارکردگی کی مختصر رپورٹ درج ذیل ہے:۔

۱۱ دسمبر ۱۹۸۰ء کو لجنہ ہال میں منتظمات اور نائبات کی میٹنگ بلا کر حضرت سیدہ صدر صاحبہ نے انہیں جلسہ سالانہ سے متعلق ضروری ہدایات دیں اور ان میں بیجز بھی تقسیم کئے گئے۔

جلسہ سالانہ کے انتظامی امور میں محترمہ امۃ الرشید سیال صاحبہ اور محترمہ حمیدہ راشدہ صاحبہ نے منتظمہ جلسہ کے ساتھ بہت تعاون کیا۔

تمام شعبوں کی کارکنات کی حاضری ۷۰ سے ۸۰ فیصد کے درمیان رہی۔

شعبہ تعداد شماری:۔

۲۶ دسمبر ۱۹۸۰ء پہلے اجلاس کی حاضری:۔	۶۰،۰۰۰
دوسرے " " " :۔	۵۹،۵۰۰
۲۷ دسمبر ۱۹۸۰ء پہلے " " " :۔	۶۵،۰۰۰
دوسرے " " " :۔	۶۳،۵۰۰

۲۸ دسمبر ۱۹۸۰ء - پہلے اجلاس کی حاضری موسم کی خرابی کے باعث ۴۰،۰۰۰ رہی اور دوسرے اجلاس کی حاضری ۶۷،۰۰۰ تک پہنچی۔

شعبہ سٹیج:۔

سٹیج کی دونوں منتظمات محترمہ صاحبزادی امۃ الشکور بیگم صاحبہ بنت حضور ایدہ اللہ اور محترمہ حامدہ سلطانہ صاحبہ اور ان کی نائبہ محترمہ امۃ الحفیظ عابدہ زیدی صاحبہ نے اپنے فرائض خوش اسلوبی سے سرانجام دیئے نیز ان کی معاونات نے بھی ان کے ساتھ تعاون کرتے ہوئے سٹیج کے جملہ انتظامات میں اپنی منتظمات کی پوری مدد کی۔

شعبہ گیٹ سٹیج:۔

منتظمہ محترمہ امۃ النصیر نادر صاحبہ نے تینوں دن اپنی معاونات کے ساتھ مل کر تین گیٹوں پر باقاعدگی سے ٹکٹ چیک کئے۔

تقسیم ٹکٹ سٹیج و حلقہ خاص:۔

سٹیج اور حلقہ خاص کے ٹکٹ جاری کرنے کا کام جلسہ سے چند روز قبل شروع ہو چکا تھا۔ سٹیج کے ٹکٹ حضرت سیدہ صدر صاحبہ لجنہ مرکزیہ کی زیر نگرانی جاری کئے گئے۔ اس کام میں آپ کی معاونات کا شرف محترمہ وسیمہ صاحبہ اور طاہرہ افغانی صاحبہ کو حاصل ہوا۔ حلقہ خاص کے ٹکٹ حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ کی زیر نگرانی امۃ الباسط اسحٰق صاحبہ، شاہین روحی صاحبہ اور نبیلہ جیمہ صاحبہ نے جاری کئے۔

اناؤنسر:۔

محترمہ رضیہ درد صاحبہ نے وقت کی پابندی کا خاص خیال رکھتے ہوئے اپنے فرض کو ذمہ داری سے ادا کیا۔

حلقہ خاص نمبر ۱ اور نمبر ۲:۔

حلقہ خاص نمبر ۱ میں محترمہ امۃ العزیز عابدہ صاحبہ اور ثمینہ عاطف صاحبہ اور حلقہ خاص نمبر ۲ میں محترمہ رشیدہ ارشد صاحبہ لاہور اور نعیمہ مرزا صاحبہ نے اپنی اپنی کارکنات کے ساتھ مل کر اپنے حلقوں میں ٹکٹوں کی بڑی تال کی اور خواتین کو نظم و ضبط کو بحال رکھتے ہوئے کارروائی سننے کی تلقین کرتی رہیں۔

بیرون و اندرون جلسہ گاہ:۔

اندرون جلسہ گاہ میں محترمہ نجم النساء صاحبہ نے اپنے فرائض پورے کئے اور اپنی حاضر کارکنات کے تعاون سے جلسہ گاہ میں خاموشی کروانے کا کام کیا نیز بیرون جلسہ گاہ میں محترمہ امۃ الحفیظ رفیق صاحبہ نے بڑی محنت سے اپنے فرائض سرانجام دیئے۔

صفائی جلسہ گاہ:۔

تینوں منتظمات محترمہ اُمِّ ہانی صاحبہ، محترمہ امۃ الرشید بھٹی صاحبہ اور محترمہ بشریٰ اسلام صاحبہ نے صفائی کا کام جمعدارنیوں سے اپنی نگرانی میں کروایا۔ اس شعبہ میں بدالماس صاحبہ کی کارکردگی بھی قابل ذکر ہے۔ پہلے اجلاس میں تو صفائی دیکھنے میں آئی مگر نہایت افسوس سے یہ حقیقت تسلیم کرنی پڑتی ہے کہ دوسرے اجلاس میں کارکنات کی کوششوں کے باوجود صفائی کو برقرار نہ رکھا جا سکا۔ کیونکہ اس سلسلہ میں باہر سے آنے والی خواتین کارکنات کے ساتھ تعاون نہیں کرتیں۔

شعبہ رپورٹ:۔

محترمہ سلیمہ قمر صاحبہ، ثریا خانم صاحبہ، ریحانہ شاہین صاحبہ اور نصیرہ صادقہ صاحبہ گوجرانوالہ نے جلسہ سالانہ کے تینوں دن کے اجلاسوں کی کارروائی قلمبند کی۔

شعبہ ترجمان برائے خواتین غیر ممالک:۔

شعبہ ہذا کی ذمہ داری محترمہ فرخندہ اختر شاہ صاحبہ نے بڑی خوش اسلوبی سے پوری کی۔ آپکی اور آپکی نائبات اور معاونات کی صلاحیتوں سے ہماری غیر ملکی معزز خواتین نے پوری طرح استفادہ کیا۔ نئی لحاظ سے راولپنڈی کی وہ خواتین اور بچیاں ہمارے شکریہ کی مستحق ہیں جنہوں نے ٹریننگ حاصل کی اور پورے وقت جلسہ گاہ میں موجود رہ کر ان آلات پر کام کیا جن کے ذریعے غیر ملکی خواتین تک ترجمہ پہنچایا جاتا رہا۔

شعبہ آب رسانی:۔

محترمہ صفیہ نعیم النساء صاحبہ اور محترمہ طاہرہ حمید صاحبہ نے بطور منتظمات اور محترمہ امۃ الودود صاحبہ نے بطور نائبہ اپنا کام ذمہ داری سے کیا مگر ان کی معاونات کی کچھ تعداد غیر حاضر رہی اور موسم نے ان کا ساتھ دے کر ان سے تعاون کیا۔

دفتر معلومات گمشدہ اشیاء و بچگان:۔

منتظمہ محترمہ شگفتہ قمر صاحبہ اور راشدہ فرحت صاحبہ نے بڑی صبر آزما ڈیوٹی دی اور بچھڑے ہوئے بچوں کو ان کی ماؤں تک پہنچایا جو بڑی مطمئن ہوتی ہیں کہ ہمارے بچے محفوظ جگہ پر سنبھلے ہوئے ہیں اور کچھ عرصہ ان کو فراغت نصیب ہوئی ہے۔ دفتر معلومات کی کارکنات نے اپنی ذمہ داری کا پورا احساس کرتے ہوئے بازیافتہ اشیاء بھی ان کے ورثاء تک پہنچانے کا کام کیا۔

شعبہ بک سٹال:۔

امسال بھی بک سٹال کا کام دفتر لجنہ مرکزیہ کے زیر نگرانی ہوا جس میں محترمہ شائستہ تحسین صاحبہ دھیر کے کلاں نے محترمہ مسز ادریس صاحبہ آفس سیکرٹری

(باقی صفحہ ۱۰ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(بقیہ صفحہ ۶)

کی ہدایات کے مطابق تندہی سے کام کیا اور ۵۰/۵۱۹۷ روپے کی مالیت کا کتب فروخت کیں۔ نوید اسلام نے دفتری امور میں مدد دی۔

شعبہ مصباح :-

کارکنات دفتر مصباح محترمہ امۃ الحکیم صاحبہ اور شریفہ بیگم صاحبہ نے پورا وقت حاضر رہ کر خرید و فروخت کا کام کیا اور ۴۳۶۲/۰ روپے کے بقایاجات وصول کئے۔

طبی امداد :-

کئی سالوں سے یہ کام محترمہ ڈاکٹر زبیدہ طاہر صاحبہ کراچی اپنی بیٹیوں کے ساتھ مل کر کرتی ہیں۔ امسال بھی انہوں نے مریضوں کو Attend کیا اور ان کو ادویات بھی اپنے پاس سے فراہم کیں۔ ان کی دونوں بیٹیوں ثمرینہ ہاشمی صاحبہ اور سلمیٰ ہاشمی صاحبہ نے اپنی والدہ صاحبہ کی معاونت کے ساتھ ساتھ خاکسار کی بھی مدد کی اور روزانہ جلسہ کے تینوں دن خاک رکھ کے ساتھ مل کر پوری جلسہ گاہ کا جگر لگایا اور دورہ کے دوران خواتین اور کارکنات کو ضروری ہدایات دیں۔

بلاکس :-

امسال بھی گذشتہ سال کی طرح اندرون جلسہ گاہ کو چھ بلاکس میں تقسیم کر کے ربوہ کے حلقوں کو ان کے فرائض سونپے گئے۔ کارکنات نے ہدایات پر عمل کرتے ہوئے اپنے بلاک میں صفائی، خاموشی اور تعداد شماری کا کام کیا۔

سٹور کیپنگ :-

امۃ الباسط اور طاہرہ شمیم نے اس کام کے لئے اپنی خدمات پیش کیں اور بوقت ضرورت کارکنات کو ان کی ضرورت کا سامان فراہم کیا۔

اختتامی تقریب :-

مورخہ ۳۰ر دسمبر ۱۹۸۰ء شام تین بجے بعد ہال میں تینوں قیام گاہوں اور جلسہ گاہ کی کارکنات کی اختتامی میٹنگ ہوئی جو حضرت سیدہ صدر صاحبہ لجنہ مرکزیہ کی صدارت منعقد ہوئی جس میں آپ نے جلسہ سالانہ کے موقع پر اچھا کام کرنے والی کارکنات میں اپنے دست مبارک سے سندات خوشنودی عطا فرمائیں۔

خدا تعالیٰ کا بہت بڑا احسان ہے کہ ہمارا جلسہ سالانہ بڑی کامیابی کے ساتھ اپنے اختتام کو پہنچا الحمد للہ علیٰ ذالک۔

آخر میں میں ان کارکنات سے تہہ دل سے معافی کی طلبگار ہوں۔ جن کو ہماری طرف سے کوئی تکلیف پہنچی ہو۔ خدا تعالیٰ ہمیں اپنی اصلاح کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ہمیشہ ہم سب کو اپنی رضا کی راہوں پر چلائے۔ آمین یا ارحم الراحمین۔

اعلان دار القضاء

مکرم جمیل عرفانی صاحب دختر شیخ محمود احمد صاحب عرفانی مرحوم ۲۴-۵-۸۰ ناظم آباد کراچی نے درخواست دی ہے کہ میرے دادا مکرم شیخ یعقوب علی عرفانی صاحب وفات پا گئے ہیں۔ قطعات ۱۷۷ واقع دار الفضل ربوہ دادا جان مرحوم کے نام الاٹ ہیں۔ مرحوم کے پسران داؤد احمد عرفانی صاحب یوسف علی عرفانی صاحب، ابراہیم علی عرفانی صاحب اور عبد الرب عرفانی صاحب نے لکھ دیا ہے کہ قطعات مذکورہ بالا پر ہر قسم کی تعمیر کروا سکتی ہے فروخت کر سکتی ہے اور گروی رکھ سکتی ہے۔

لہٰذا استدعا ہے کہ مرحوم کے پسران یا ورثاء اٹارنی کے پیش نظر قطعات مذکورہ میرے نام منتقل کر دیئے جائیں۔ اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تین یوم تک اطلاع دی جاوے۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

ٹنڈروں کے طلب کرنے کا نوٹس

مندرجہ ذیل کاموں کے لئے زیر دستخطی کو منظور شدہ ٹھیکیداران بلڈنگز ڈیپارٹمنٹ سے جنہوں نے سال ۱۹۸۱ء کے لئے اپنی تجدید اندراج فیس جمع کروا دی ہو ٹنڈر مطلوب / دوبارہ ٹنڈر مطلوب ہیں۔ یہ ٹنڈر ہر حالت میں نیشنل ریٹ کی بنیاد پر اور کمپوزٹ شیڈول آف ریٹس ۱۹۷۵ء کے مطابق جو کہ یکم جولائی ۱۹۷۹ء سے نافذ العمل ہیں ٹنڈروں کی وصولی کی تاریخ تک سٹینڈنگ ریٹ کمیٹی کی طرف سے جاری کردہ ترامیم کے ساتھ اور ایسے آئیٹم جو کہ اس میں شامل نہیں ہیں واضح نہیں ہیں۔ کمپوزٹ شیڈول ریٹس ۱۹۶۷ء کے مطابق ۱۸-۱-۸۱/۱۲-۱-۸۱ کو ۲ بجے بعد دوپہر تک پہنچ جانے چاہئیں۔ ٹنڈر موقع پر موجود ٹھیکیداروں یا ان کے مجاز نمائندوں کے سامنے جو مقررہ تاریخ اور وقت پر حاضر ہوں گے کھولے جائیں گے۔ خالی ٹنڈر فارم دفتری اوقات میں ۱۱/۸۱ اور ۱۷/۸۱ تک جاری کئے جائیں گے۔

ٹھیکیدار کو ہر کام کے لئے علیحدہ علیحدہ لفافہ استعمال کرنا ہوگا جس پر نام کام اور ٹھیکیدار واضح طور پر تحریر شدہ ہو۔

بغیر زر ضمانت کوئی ٹنڈر قابل غور نہیں ہوگا۔ زر ضمانت بصورت چالان خزانہ یا ڈیپازٹ ایٹ کال ہوگا۔

زیر دستخطی کسی یا تمام ٹنڈروں کو بغیر وجہ بتلائے مسترد کر دینے کے مکمل مجاز ہوں گے۔

بذریعہ تار / مشکوک / مشروط کوئی ٹنڈر قابل غور نہیں ہوگا۔

نمبر شمار	نام کام	اندازاً لاگت	زر ضمانت	مدت تکمیل	ٹنڈر وصول کرنیکی تاریخ
	تعمیر دفتر و رہائش گاہ برائے فیلڈ اسسٹنٹس				
۱:-	بمقام چک میانہ ہزارہ	۵۰،۰۰۰/- روپے	۱۰۰۰/- روپے	۲ ماہ	۱۲-۱-۸۱
۲:-	" چک میلا	۵۰،۰۰۰/- "	۱۰۰۰/- "	۲ "	۱۲-۱-۸۱
۳:-	" چک بدر	۵۰،۰۰۰/- "	۱۰۰۰/- "	۲ "	۱۲-۱-۸۱
۴:-	" کوڑے کھوٹ	۵۰،۰۰۰/- "	۱۰۰۰/- "	۲ "	۱۲-۱-۸۱
۵:-	" چک ۱۰۱ بی	۵۰،۰۰۰/- "	۱۰۰۰/- "	۲ "	۱۲-۱-۸۱
۶:-	" بچہ کلاں	۵۰،۰۰۰/- "	۱۰۰۰/- "	۲ "	۱۲-۱-۸۱
۷:-	" چک ریانوالہ کلاں	۵۰،۰۰۰/- "	۱۰۰۰/- "	۲ "	۱۲-۱-۸۱
۸:-	" چک مان دینس	۵۰،۰۰۰/- "	۱۰۰۰/- "	۲ "	۱۲-۱-۸۱
۹:-	" چک ویرووال	۵۰،۰۰۰/- "	۱۰۰۰/- "	۲ "	۱۲-۱-۸۱
۱۰:-	" نصیر پور کلاں	۵۰،۰۰۰/- "	۱۰۰۰/- "	۲ "	۱۲-۱-۸۱
۱۱:-	" چک نمبر ۶۷-اے/ایس بی	۵۰،۰۰۰/- "	۱۰۰۰/- "	۲ "	۱۲-۱-۸۱
۱۲:-	" چک ٹٹی ولانہ (علی پور)	۵۰،۰۰۰/- "	۱۰۰۰/- "	۲ "	۱۲-۱-۸۱
۱۳:-	" چک اجنالہ	۵۰،۰۰۰/- "	۱۰۰۰/- "	۲ "	۱۲-۱-۸۱
۱۴:-	" چک شاہین آباد	۵۰،۰۰۰/- "	۱۰۰۰/- "	۲ "	۱۲-۱-۸۱
۱۵:-	" چک نبی شاہ	۵۰،۰۰۰/- "	۱۰۰۰/- "	۲ "	۱۲-۱-۸۱
۱۶:-	" چک نمبر ۹۷/این بی	۵۰،۰۰۰/- "	۱۰۰۰/- "	۲ "	۱۲-۱-۸۱
۱۷:-	" چک نمبر ۱۰/این بی	۵۰،۰۰۰/- "	۱۰۰۰/- "	۲ "	۱۲-۱-۸۱
۱۸:-	سرگودھا ڈویژن میں سرکاری تحویل میں لئے گئے تعلیمی اداروں کی مرمت اضافے زمیندارہ کالج پر ٹیوبائی سکول چک نمبر ۱۲۷/ایس بی	۵،۰۰۰/- روپے	۶۹۰/- روپے	۴ "	۱۸-۱-۸۱

ایگزیکٹو انجینئر

AD-123 فسٹ پراونشل بلڈنگ ڈویژن سرگودھا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(حضرت امام جماعت احمدیہ کا خطاب)

(بقیہ صفحہ اوّل)

ن نے اخلاقی ہدایت کے سامان پیدا کر دیئے۔ بعض نے روحانی رفعت کے لئے واضح اور روشن راہیں متعین کر دیں۔ حضور نے فرمایا کہ ہم ان میں سے کسی کو نہیں چھوڑ سکتے اور یہ خیال بھی نہیں کر سکتے کہ ان جلووں کو چھوڑ کر ہم ایسی بھرپور زندگی گزار سکتے ہیں جو خدا تعالیٰ کی جنتوں میں لے جانے والی ہو۔ حضور نے بآواز بلند فرمایا کہ اگر ہم نے ان جلووں کی ناشکری کی جن کے بارے میں قرآن نے اعلان کیا ہے کہ

سَخَّرَ لَكُمْ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ جَمِيعًا مِّنْهُ

تو آپ جیسا ناشکرا اور کوئی نہیں ہوگا۔ حضور نے خبردار فرمایا کہ اگر آپ نے دنیا اور کائنات میں سخر نا کے صحیح استعمال کو نظر انداز کر دیا تو آپ کے لئے ہلاکت ہوگی۔ مر جائیں گے آپ! کیونکہ جس نے یہ دنیا پیدا کی ہے وہی اس کا صحیح استعمال بھی سکھا سکتا ہے۔ حضور نے اس کی مثال دیتے ہوئے فرمایا کہ مثلاً کھانا ہے۔ آپ نہیں کہہ سکتے۔ ہر شخص کھانا کھا سکتا ہے مگر میں یہ جب ہے کہ ہر شخص نہیں کہہ سکتا کہ وہ کھانا کیسے کھاتا ہے۔ یہ سنت آپ نے کہا ہے ہر شخص صحیح طریقے سے کھانا نہیں کھا سکتا۔ مثلاً بیٹھے ہیں سارا دن بیٹھے کھاتے رہتے ہیں۔ اور ان کی توند نکل آتی ہے۔ اور مٹھائی کی دکان پر بیٹھے مٹھائی کھاتے کھاتے مر جاتے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ یہ کوئی زندگی ہے کہ انسان مٹھائی کھاتے کھاتے مر جائے۔ زندگی تو یہ ہے کہ مرتے مرتے خدا کی جنتوں میں پہنچ جائے حضور نے فرمایا کہ قرآن یہ نہیں کہتا کہ دنیوی علوم دنیا کی خاطر سیکھو اور نہ قرآن یہ کہتا ہے کہ دینی علوم اس طرح سیکھو کہ ترے ملا بن جاؤ بلکہ قرآن کے اسرار و رموز اس لئے سیکھو کہ خدا کی عظمت، جلال احسان، قدرت، رحیمیت، اور رحمانیت کے جلوے دیکھ سکو۔ جس طرح وہ غفور ہو کر معاف کرتا ہے۔ جس طرح وہ حفیظ ہو کر اشیاء کی حفاظت کرتا ہے۔ یہ سب دیکھو تو دنیا بھی اور آخرت بھی آپ کے لئے جنت بن جائے گی۔ حضور نے فرمایا کہ اس مقصد کے لئے میں نے یہ تعلیمی منصوبہ شروع کیا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ میں نے یہ کہا ہے کہ قرآن سیکھنا اس لئے ضروری ہے تاکہ خدا تعالیٰ کی صفات کے جلووں کا علم ہو سکے۔ اور ان جلووں کا علم ہوگا تو قرآن آئے گا۔ ورنہ تھوڑا آئے گا۔ اور جتنا جتنا علم صفات باری کے متعلق حاصل ہوگا جتنی جتنی معرفت خدا تعالیٰ کی عظمت اور جلال کے متعلق بڑھتی جائے گی۔ اور اس بارے میں انسان کا دنیاوی علم جتنا بڑھتا جائے گا۔ اتنا ہی وہ اس قابل ہو سکے گا کہ خدا تعالیٰ کی معرفت کی گہرائی میں جائے۔ اور اس میں سے موتی نکال کر لائے۔ اور اس سے دنیا کے فائدے کے سامان پیدا کرے۔

حضور نے فرمایا کہ علم سیکھا جاتا ہے تحقیق سے اور مشاہدہ سے، کسی دوسرے کی تحقیق کے مشاہدے و مطالعہ سے اور اپنے تجربہ کے مثلاً الرجی کا علم ہے بہت سے لوگ نہیں جانتے کہ ان کو کس چیز سے الرجی ہے۔ جب وہ کوئی ایسی چیز کھاتے ہیں۔ جس سے ان کو الرجی کی شکایت ہو۔ تو پھر انہیں الرجی کی وجہ کا پتہ چلتا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ اس مقصد کے لئے کتابیں پڑھنا ضروری ہے۔ کیونکہ انسان اکیلا اپنی اس مختصر سی زندگی میں ساری کائنات کی سیر تو نہیں کر سکتا۔ دوسروں نے جو علم حاصل کئے۔ وہ انہوں نے کتابوں میں محفوظ کر دیئے ان کا علم حاصل کرنا ہمارا ضروری ہے۔ بہت ضروری ہے۔

حضور نے فرمایا کہ یہ ساری باتیں جو میں کر رہا ہوں وہ خدا تعالیٰ نے اس چھوٹی سی آیت میں مجھے سکھائی ہیں۔

اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا

اس آیت میں عالم اس شخص کو کہا گیا ہے جو خدا کی صفات کی معرفت رکھنے کی وجہ سے خشیت اللہ اپنے اندر رکھتا ہو اور اللہ کی صفات کا علم رکھتا ہے۔ یہ بات صحیح عالم کے لئے بہت ضروری ہے۔ (باقی)

رجسٹرڈ اسلام کے عالمگیر مہم

تصویری کارڈ

۱ تا ۱۶

عبدالمالک ۱۱۵/۸ علامہ اقبال روڈ لاہور

ربوہ کے ہر بک سیلر سے طلب فرمائیے

بشیر انجینئرنگ انڈسٹریز لمیٹڈ

ایسوشی ایٹس آف

میسرز بشیر اینڈ کمپنی

ایکسپورٹرز اینڈ امپورٹرز

(گورنمنٹ کے منظور شدہ ٹھیکیدار برائے ملٹری ریلوے۔ ٹیلیگراف۔ ٹیلی فون۔ واپڈا اور دوسرے شعبہ جات)

لوہے کے جستی تار، نیز کاسٹ آئرن کے گھریلو استعمال کے سیوریج پائپ اور لوہے کی ہر قسم کی چادروں کے لئے ہمیں خدمت کا موقع دیں

ہیڈ آفس: حمید منزل ۸۹ انارکلی لاہور — فون نمبر ۵۲۷۸۳، ۴۱۳۳۴۲

شاخیں — i لوہا مارکیٹ، لاہور — فون نمبر ۵۶۰۲۳

ii کے ایم سی، ۷۷ گارڈن مارکیٹ، لارنس روڈ کراچی — فون نمبر ۷۸۵۶۴

فیکٹری — ۲۲ کلومیٹر (لاہور شیخوپورہ روڈ) لاہور